



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے خاوند نے دوسری شادی کا پروگرام بنایا، اس نے مجھے اس سے آگاہ کیا تو میں نے اس کے فیصلے کو رد کر دیا، اس بارے میں میری حجت (دلیل) یہ ہے کہ میں نے اس کے بچوں کو جنم دیا اور اس کے تمام حقوق بدرجہ اتم ادا کرتی ہوں، لہذا اسے دوسری شادی کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن جب اس نے شادی پر اصرار کیا تو میں نے طلاق کا مطالبہ کر دیا، کیا میں حق پر ہوں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

خاوند کے ساتھ آپ کا سلوک جو بھی ہو اسے دوسری شادی سے رکھنے کا آپ کو کوئی حق نہیں ہے۔ اسے مزید اولاد کی ضرورت ہوگی، یا وہ کسی عورت کو عقیقت بنانا چاہتا ہوگا، یا وہ سمجھتا ہوگا کہ ایک عورت اسے پاکدامن نہیں رکھ سکتی۔ بہر حال موجودہ بیوی اسے دوسری شادی سے نہیں روک سکتی۔ ہاں اگر موجودہ بیوی دوسری شادی کی صورت میں خاوند کی طرف سے جو رستم سے ڈرتی ہو یا وہ سوکن کے ساتھ نباہ نہ کر سکتی ہو تو ضرورت کے پیش نظر طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ ضرورت کے علاوہ طلاق کا مطالبہ جائز نہیں ہے۔

(نوٹ) :- خاوند کا ظلم و ستم یا سوکن کے ساتھ نباہ نہ کر سکتا، یہ تمام چیزیں وقت ظہور سے پہلے معلوم نہیں ہو سکتیں، لہذا ایک ایسی چیز کو جواز بنانا جو ابھی تک واقع نہیں ہوئی اور اس کے واقع ہونے یا نہ ہونے کے امکانات برابر ہیں، جائز نہیں ہے۔ اس لیے طلاق کا مطالبہ قبل از وقت ہے۔ واللہ اعلم۔ (محمد عبد الجبار)۔۔۔ شیخ ابن جبرین۔۔۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

طلاق، صفحہ: 223

محدث فتویٰ